

قباٹلی امور کی وزارت کی حصولیابیوں کی نمایاں جھلکیاں

Posted On: 28 DEC 2017 7:30PM by PIB Delhi

اختتام سال کا جائزہ -2017

قباٹلی امور کی وزارت

نئی دہلی، 27 دسمبر، سال 2017 کے دوران، قباٹلی امور کی وزارت کی سرگرمیوں اور حصولیابیوں کی نمایاں جھلکیاں درج ذیل ہیں:

- قباٹلی امور کی وزارت نے درج فہرست قبیلوں کی سماجی-اقتصادی ترقی کیلئے تشکیل شدہ تعلیمی، بنیادی ڈھانچے اور روزی روٹی کی اسکیموں کے ذریعے اپنی کوششیں جاری رکھیں تاکہ واقع اہم فاصلوں اور تقاضوں کی تکمیل ممکن ہو سکے۔ حکومت کی جانب سے مختص کردہ بزنس رولس (اے بی آر) کی رو سے اب اس وزارت کیلئے لازم ہو گیا ہے کہ وہ مرکزی وزارتوں کے 'ذیلی قباٹلی منصوبے' (اب اسے درج فہرست قبیلوں کے عنصر کا نام دیا گیا ہے) کے فنڈ کے سلسلے میں جو نیتی آیوگ کے ذریعے وضع کئے گئے فریم ورک اور میکانزم کے تابع ہے، نگرانی کے امور انجام دے۔ عوامی خدمات فراہمی کی صورتحال کو لگاتار بہتر بنائے رکھنے کی غرض سے قباٹلی امور کی وزارت لگاتار مختلف اسکیموں سے متعلق پہل قدمیوں کے ذریعے نظر ثانی کا کام انجام دیتی رہی ہے۔ ان میں سے ایک حالیہ مثال ڈی بی ٹی کے وظائف سے متعلق اسکیموں کی موزوں کاری ہے اور ان میں این جی او گرانٹ وغیرہ کے آن لائن پورٹل کی نگرانی بھی شامل ہے۔
- قباٹلی امور کی وزارت کیلئے بجٹ کی تخصیص 2016-17 میں 4827.00 کروڑ روپے کے بقدر تھی، جو 2017-18 میں بڑھا کر 5329.00 کروڑ روپے کے بقدر کر دی گئی۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ تمام وزارتوں میں درج فہرست قبائل کی فلاح و بہبود کے لئے کی جانے والی تخصیص، جو 2016-17 میں 24,005.00 کروڑ روپے کے بقدر تھی، وہ بڑھ کر 31,920 کروڑ روپے کے بقدر ہو گئی ہے۔ وزارت نے قباٹلی بہبود کی مختلف ترقیاتی پہل قدمیوں کے مد میں 70 فیصد سے زائد مختص کردہ رقم کا استعمال کر لیا ہے۔ 21 دسمبر 2017 تک، 2280.49 کروڑ روپے کی رقم وزارت کے تحت 2 خصوصی علاقوں کے پروگرام کے تحت یعنی قباٹلی ذیلی اسکیموں کے تحت خصوصی مرکزی امداد اور تعلیم، صحت، روزی روٹی، آمدنی پیدا کرنے کی سرگرمیوں وغیرہ سے متعلق آئین کے آرٹیکل 275(1) کے تحت جاری کی جانے والی گرانٹ کی شکل میں جاری کی جا چکی ہے۔
- عوامی مالیاتی انتظام نظام (پی ایف ایم ایس) کے نفاذ کے ساتھ ہی جاری کئے گئے فنڈوں کی شفافیت اور نگرانی کو وزارت کے ذریعے یقینی بنایا جاتا ہے۔ 100 فیصد کی بنیاد پر وزارت سے سرمایہ حاصل کرنے والی تمام ایجنسیاں اور ایسی ذیلی ایجنسیاں، جو مین ایجنسی سے سرمایہ حاصل کرتی ہیں، انہیں اس سسٹم کے تحت لایا گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں نفاذ والی ایجنسیوں کے ذریعے سرمائے کے استعمال کا ٹھیک ٹھیک پتہ لگایا جا سکتا ہے۔
- قباٹلی ترقیات کیلئے مختص کردہ سرمائے کی نگرانی:
- ایسے مرکزی اور وزارتی محکمے ہیں، جہاں قباٹلی ذیلی منصوبے (ٹی ایس پی) سرمایہ (اب اسے درج فہرست قبائل عنصر یعنی ایس ٹی سی کا نام دیا گیا ہے) مختلف شعبوں میں مختلف قسم کی 273 اسکیموں کے ذریعے مخصوص قباٹلی ترقیات کی ضروریات کی تکمیل کیلئے دستیاب ہے۔
- بزنس روٹس کی تخصیص (اے بی آر) میں جنوری 2017 میں ترمیم کی گئی ہے، جس کے ذریعے قباٹلی امور کی وزارت کیلئے لازم قرار دیا گیا ہے کہ وہ نیتی آیوگ کے ذریعے وضع کئے گئے فریم ورک اور میکانزم کی بنیادوں پر مرکزی وزارتوں کے ایس ٹی سی فنڈ کی نگرانی انجام دے۔ اس سلسلے میں ایک آن لائن نگرانی نظام ویب ایڈریس کے ساتھ فراہم کرایا گیا ہے، جو درج ذیل ہے stcmis.nic.in اس فریم ورک کے تحت اسکیموں کے تحت درج فہرست قبائل کی فلاح و بہبود کیلئے کی گئی تخصیص کی نگرانی کا انتظام کیا گیا ہے۔ اخراجات اور تخصیص دونوں کی نگرانی کی جاتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ عملی کارکردگی اور نگرانی کے نتائج پر بھی نظر رکھی جاتی ہے۔ یہ فریم ورک اس امر کا بھی انتظام کرتا ہے کہ احتساب کو یقینی بنانے کیلئے محل وقوع کے لحاظ سے تفصیلات حاصل کی جائیں اور نشان زد مصارف کا گوشوارہ بھی حاصل ہو۔ مزید براں وزارتوں/محکموں کے لحاظ سے تال میل اور نگرانی کیلئے نوڈل افسران کو بھی نامزد کیا گیا ہے۔ درج فہرست قبائل کی فلاح و بہبود کیلئے مختلف اسکیموں کے تحت کی جانے والی تخصیص پہلے ہی علیحدہ بجٹ مد کے طور پر 796 کے تحت کی جا چکی ہے تاکہ سرمائے کی تقسیم کے امکانا ت نہ رہیں۔ وزارت اور محکمے کے لحاظ سے کارکردگی پر ششماہی بنیاد پر مشترکہ طور پر قباٹلی امور کی وزارت اور نیتی آیوگ کے ذریعے نظر ثانی کی جائے گی۔
- 15 دسمبر 2017 تک ایس ٹی سی کے تحت مختص کردہ مجموعی رقم، مختلف مرکزی وزارتوں/محکموں نے مختلف ترقیاتی پروجیکٹوں کیلئے جاری کر دی ہے، جن کا تعلق تعلیم، صحت، زراعت، آبپاشی، سڑک، ہاؤسنگ، روزگار فراہمی، ہنرمندی، ترقیات وغیرہ سے ہے۔
- یکلوہ ماڈل رہائشی اسکولوں کیلئے اسکیم (ای ایم آر ایس):
- 51 ای ایم آر گزشتہ تین برسوں کے دوران مصروف عمل ہو چکے ہیں اور اس طریقے سے مصروف عمل اسکولوں کی کل تعداد 190 تک پہنچ گئی ہے۔
- 2017-18 کے دوران 14 نئے ای ایم آر منظور کئے گئے ہیں اور اس مقصد کیلئے 322.10 کروڑ روپے کی رقم جاری کی گئی ہے۔ اب

وزارت کی جانب سے 271 ای ایم آر منظور کئے گئے ہیں۔

• 235.48 کروڑ روپے کی رقم 2017-18 کے دوران ریاستوں کو 190 مصروف عمل ای ایم آر ایس اسکولوں کیلئے درکار بار بار کے اخراجات کیلئے جاری کی گئی ہے، جس کے تحت تقریباً 56 ہزار قبائلی طلبہ درج رجسٹر ہیں (42,000 فی طالب علم سالانہ)

• ہنرمندی ترقیات:

• خصوصی مرکزی امداد برائے قبائلی ذیلی اسکیم (ایس سی اے ٹو ٹی ایس ایس) کے تحت 165.00 کروڑ روپے کی رقم مختلف ریاستوں کو جاری کی گئی ہے اور آئین کے آرٹیکل 275 (1) کے تحت گرانٹ 71 ہزار سے زائد افراد اور خواتین قبائلی استفادہ کنندگان کیلئے مختلف قسم کے ٹریڈوں میں ہنرمندی کے حصول کیلئے جاری کی گئی ہے، جن میں 1-دفتر انتظام، 2-شمشی ٹیکنیشن/الیکٹریشن 3- بیوٹیشن 4-دستکار 5-روزانہ کے تعمیراتی کاموں میں درکار ہنرمندی (پلمینگ، راج مزدوری، الیکٹریشن، فٹر، ویلڈر، کاریںٹر وغیرہ شامل ہیں) 6-ریجریشن اور اے سی ریپئرنگ، 7-موبائل ریپئرنگ 8-تغذیہ 9-یوریدک اور قبائلی ادویہ 10-آئی ٹی 10-ڈاٹا انٹری-فیبریکیشن 11-پیرا میڈکس اور ہوم نرس ٹریننگ، 12-ٹرگاڑی ڈرائیونگ اور مکینکس 13-بجلی اور موٹر کی وائڈنگ 14-سکیورٹی گارڈ 15-ہاؤس کیپنگ اینڈ مینجمنٹ یعنی گھر کی دیکھ بھال اور انتظام 16-مختلف النوع چھوٹے موٹے انتظام 17-میزبانی 18-ایکو سیاحت 19-خاطری سیاحت شامل ہیں:

قبائلی مجاہدین آزادی کیلئے میوزیم کی تعمیر:

حکومت کی خواہش اور منصوبہ بندی یہ ہے کہ ایسی ریاستوں میں جہاں قبائلی رہائش پذیر تھے، جہاں انہوں نے برطانوی سامراج کے خلاف جدو جہد کی اور سر جھکانے سے انکار کیا، وہاں مستقل میوزیم قائم کئے جائیں۔ حکومت مختلف ریاستوں میں ایسے میوزیم قائم کرنے کی کوشش کرے گی تاکہ آنے والی پیڑھی یہ جان سکے کہ ہمارے قبائل قربانیاں دینے میں کتنے آگے تھے۔ وزارت نے فیصلہ کیا ہے کہ 75.00 کروڑ روپے کی لاگت سے، گجرات میں قومی اہمیت کا حامل ایک جدید ترین قبائلی میوزیم کا قیام عمل میں لایا جائے۔ اس میوزیم کے قیام کیلئے قبائلی امور کی وزارت 50.00 کروڑ روپے فراہم کرے گی۔ 25.00 کروڑ روپے کی رقم پہلے ہی ریاست کو جاری کی جا چکی ہے۔

31 دسمبر 2016 سے 31 اگست 2017ء کی مدت کے دوران جنگلات سے متعلق حقوق کا ایکٹ (ایف آر اے) کے تحت

حاصل کی گئیں حصولیابیاں:

مجموعی موصولہ دعوے (انفرادی اور کمیونٹی)	تسلیم شدہ ٹائٹل یا ملکیت	وہ جنگلاتی اراضی جس کے لیے مالکانہ حقوق تفویض کئے جاچکے ہیں۔ (ایکرز میں)
41,76,192	18,03,442	138,37,483.48
41,69,962	17,47,507	122,93,136.71
6,230	55,935	15,44,346.77
31 اگست 2017 تک کی کیفیت	31 اگست 2016 تک کی کیفیت	31 اگست 2017 تک کی کیفیت

اس طریقے سے ایف آر اے 2016 کے

نفاذ پر قریب سے نگاہ رکھی جارہی ہے، دعوے داخل کئے جارہے ہیں اور مالکانہ حقوق تقسیم کئے جارہے ہیں۔

بطور خاص حساس قبائلی گروپوں (پی وی ٹی جی ایس) کے تحت پہل قدمیاں:

- وزارت نے بطور خاص حساس قبائلی گروپوں (پی وی ٹی جی ایس) کے لیے فنڈ کی تخصیص 2016-17 میں 70 کروڑ روپے کے مقابلے میں 2017-18 کے لیے بڑھا کر 340 کروڑ روپے کردی ہے۔
- ریاستی حکومتوں کو سرمایہ کے استعمال کے لیے آزادی دی گئی ہے تاکہ وہ بائی لائن سروے کے ذریعے شناخت شدہ مخصوص توجہ والے کاموں میں اس کا استعمال کرسکیں۔
- بطور خاص حساس قبائلی گروپوں کے لیے بطور خاص اور عام طور پر مجموعی شکل میں اس امر کو یقینی بنانے کے لیے کہ قبائلی فلاح و بہبود کا نفاذ ہو، زور اس بات پر دیا جا رہا ہے کہ قبائل کی جی آئی ایس نقشہ بندی کے ذریعے مائیکرو منصوبہ بندی کی جائے۔
- روایتی فن تعمیر، روایتی ادویہ کے طریقوں اور کھانے تیار کرنے کے فن اور پی وی ٹی جی ورثے اور ثقافت کی تحفظ کے لیے جامع ترقیاتی طریقہ کار پر زور دیا جا رہا ہے۔

9 وظائف

1۔ قبل میٹرک وظائف

- ریاستیں اب اپنے پورٹل / قومی اسکالر شپ پورٹل کا استعمال آن لائن درخواستیں منگانے کے لیے کر رہی ہیں۔
- مالی امداد 2016-17 کی 212.19 کروڑ سے بڑھا کر 265.00 کروڑ روپے کردی گئی تھی۔

2 - میٹرک کے بعد کے وظائف

- ریاستیں اب اپنے پورٹل / این ایس پی پورٹل آن لائن درخواستیں طلب کرنے کے لیے استعمال کر رہی ہیں۔
- مالی امداد 748.45 کروڑ روپے سے بڑھا کر 1347.07 کروڑ روپے کردی گئی ہے۔

3 - درج فہرست قبائل طلبا کے لیے اعلیٰ تعلیم کے حصول کو ممکن بنانے کے لیے قومی فیلوشپ اور وظائف کی اسکیم۔

اس اسکیم کے لیے مالی امداد 80 کروڑ روپے سے بڑھا کر 120 کروڑ روپے کردی گئی ہے۔

- سر فہرست طلبا سے درخواستیں منگانے کا کام این ایس پی کے ذریعے انجام دیا جاتا ہے۔
- ٹیوشن فیس براہ راست اداروں کو منتقل کی جاتی ہے جبکہ رکھ رکھاؤ کا جو بہتہ طلبا کو دیا جاتا ہے اسے طالب علم کے کھاتے میں پی ایف ایم ایس کے ذریعے آن لائن طریقے سے منتقل کیا جاتا ہے۔
- کنبہ آمدنی کی حد برائے استحقاق 4.50 لاکھ روپے سے بڑھا کر 6.00 لاکھ روپے کردی گئی ہے۔

1۔ فیلو شپ اسکیم

- وزارت نے یو جی سی سے اسکیم کے نفاذ کا کام اپنے ذمے لے لیا ہے تاکہ طلبا کو ہر وقت سرمایہ حاصل ہوسکے۔
- این ایف ایم ایس پی پورٹل وضع کیا گیا ہے اور وزارت کے این آئی سی سرور پر نام پیش کیا گیا ہے تاکہ تازہ درخواستیں آن لائن طلب کی جاسکیں۔
- طلبا کی جانب سے مختلف سوالات پوچھے جاتے ہیں، ان کا جواب، پی ایف ایم ایس ، بینک اور این ایس پی تینوں کے ساتھ تال میل بنا کر دیا جاتا ہے۔
- معذوری کے شکار افراد، پی وی ٹی جی ، بی پی ایل اور خواتین کو اعلیٰ ترجیح دی جاتی ہے۔

3 - درج فہرست قبیلوں کے طلبا کے لیے قومی سمندر پار وظائف

- وزارت نے اس سلسلے میں ایک پورٹل وضع کرکے پیش کیا ہے جو منسٹری کے این آئی سی سرور پر دستیاب ہے۔
- مختلف کورسوں میں لچک لائی گئی ہے جنہیں طلبا اختیار کرسکتے ہیں۔
- نئے رہنما خطوط جاری کئے گئے ہیں تاکہ کورس کے معاملے میں طلبا کو زیادہ آسانیاں فراہم ہوسکیں۔
- سب سے طلبا جنہوں نے جی آر ای / جی ایم اے ٹی / ٹی او ای ایف ایل وغیرہ امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے انہیں رہنما خطوط کے مطابق ترجیح دی جائے گی۔

1۔ ڈی بی ٹی

- وزارت کی جانب سے 9 اسکیمیں بروئے کار لائی جارہی ہیں اور یہ ڈی بی ٹی کے بورڈ پر ہیں۔
- ہر مہینے ڈاٹا جمع کیا جاتا ہے اور اسے ڈی بی ٹی بھارت پورٹل پر اپ لوڈ کیا جاتا ہے۔
- ڈی بی ٹی ایپ 3.0 کی تنصیب وزارت میں عمل میں آئی ہے تاکہ استفادہ کنندہ گان کے لحاظ سے اعداد و شمار پر نظر رکھی جاسکے۔

10 آدی مہوتسو

قبائلی امور کی وزارت نے ٹرائیفیڈ کے ساتھ مل کر ایک قومی قبائلی میلے کا اہتمام 6 نومبر 2017 سے 30 نومبر 2017 کے دوران کیا۔ یہ میلہ برسا منڈا کو خراج عقیدت پیش کرنے کے ساتھ شروع ہوا۔ برسا منڈا ایک اساطیری قبائلی رہنما، مجاہد آزادی اور لوک سورما تھے۔ ان کا 142واں یوم پیدائش پرنٹ اور سوشل میڈیا میں ایک اشتہار 15 نومبر 2017 کو دے کر منایا گیا۔ آدی مہوتسو کا افتتاح بھارت کے محترم نائب صدر جمہوریہ ہند نے 16 نومبر 2017 کو کیا۔ آدی مہوتسو قبائلی ثقافت، حرفت، کھانوں اور تجارت اور اس کے جذبے کی ایک تقریب تھی اور پندرہ دنوں تک بڑی کامیابی سے منعقد ہوئی اور دلی کے لاکھوں باشندگان نے اس میں شرکت کی۔ اس میلے میں خوبصورت دستکاری اور قبائلی صناعی کا مظاہرہ کیا گیا اس میں خوبصورت ساڑیاں، ملبوساتی سازوسامان، زیور اور گہنے، بانس اور بیدسے تیار مصنوعات ، پینٹنگیں اور سیکڑوں دیگر اشیا رکھی گئیں۔ تقریباً 800 صناعوں اور فنکاروں نے 27 ریاستوں سے اس مہوتسو میں حصہ لیا اور اپنی مصنوعات فروخت کیں اور اپنی حرفت اور ہنرمندی کا مظاہرہ 200 اسٹالوں کے ذریعے کیا۔ یہ اسٹال انہیں کے لیے لگایا گیا تھا۔ قبائلی رقص اور لوک گیتوں کے لیے روزانہ اسٹیج پروگراموں کا اہتمام کیا جاتا تھا۔ ہر شام یہ اہتمام بڑا پرکشش تھا۔ 25 ریاستوں کے 85 قبائلی طباقوں نے اپنے قبائلی کھانوں مثلاً بنجارہ بریانی (تلنگانہ) کھو ڈیار روٹی اور مرغ (اڈیشہ) اور شمال مشرق کے ویجی ٹیرین اور غیر ویجی ٹیرین کھانے، جھارکھنڈ، مہاراشٹر، گجرات اور

دیگر ریاستوں کے لذیذ پکوان یہاں دستیاب رہے۔ دلی کی عوام نے بڑے ذوق و شوق سے ان کا لطف اٹھایا۔ قبائلی صناعتوں نے اس پکھواڑے کے دوران 1.60 کروڑ روپے سے زائد کی فروخت کی جو اس میلے کے لیے ایک ریکارڈ ہے۔ ٹرائیفیڈ نے ڈھائی کروڑ روپے کے سامان صناعتوں سے خریدے جڑھیں وہ اپنے شو روم کے ذریعے فروخت کرے گا۔ قبائلی صناعتوں کے ذریعے مجموعی فروخت مہوتسو کے دوران 4.10 کروڑ روپے کے بقدر رہی۔ یہ قبائلی صناعتوں کے لیے بڑی حوصلہ افزا بات ہے۔

11 - غیر سرکاری تنظیموں کے لیے گرانٹ

وزارت غیر سرکاری تنظیموں کو سرمایہ فراہم کرتی رہی ہے کیونکہ یہ غیر سرکاری تنظیمیں، صحت تعلیم وغیرہ کے شعبے میں ناکافی خدمات والے علاقوں میں اپنی جانب سے خدمات فراہم کرتی ہیں۔ حکومت کی پالیسیوں کے مطابق شفافیت کو یقینی بنانے کے لیے این جی او گرانٹ پورٹل وضع کیا گیا ہے اب سے آئندہ تمام تر دخل اندازیوں کو آن لائن پورٹل پر درج رجسٹر درخواستوں کے توسط سے ہی سرمایہ فراہم کرایا جائے گا۔ نئے پروجیکٹس کے بارے میں بھی ان کی خوبیوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے غور کیا جائے گا۔

12 - چھوٹی موٹی جنگلاتی پیداوار کے لیے کم از کم امدادی قیمت

دس ایم ایف پی اشیا کے لیے کم از کم امدادی قیمت جو 2013-14 میں اس اسکیم کے آغاز سے اس کا حصہ رہی ہے، اس اسکیم پر 31 اکتوبر 2016 کو نظر ثانی کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ مزید ایم ایف پی اشیا کو ایم ایف پی اشیا کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ اور اسکیم کو پورے ملک میں نافذ العمل بنایا گیا ہے۔ اس سے قبل یہ اسکیم صرف جدول پانچ کی ریاستوں میں نافذ العمل تھی۔ بعد ازاں اسکیم میں پہلے سے شامل دس اشیا کے لیے کم از کم امدادی قیمت پر بھی نظر ثانی کی گئی کیونکہ میسرز ٹیری، دلی نے ٹرائیفیڈ اور پرائسنگ سیل کے ایما پر ایک مطالعہ انجام دیا تھا۔ پانچ اشیا یعنی سال کے بیج، سال کی پتیاں، چرونجی کی پھلیاں اور بیج، رنگینی لاکھ اور کسمی لاکھ کی کم از کم امدادی قیمت میں نومبر 2017 میں اضافہ کیا گیا ہے۔

